

# حضرت امام حسین علیہ السلام

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت امام حسین علیہ السلام  
آپ کی ولادت

حضرت امام حسن علیہ السلام کی ولات کے بعد پچاس راتیں گزریں تھیں کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کا ناطفہ وجود بطن مادرمیں مستقر ہو اسکا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ ولادت حسن اور استقرار حمل حسین میں ایک طہر کا فاصلہ تھا (اصابہ نزول الابرار واقدی)۔

ابھی آپ کی ولادت نہ ہونے پائی تھی کہ بروایتی ام الفضل بنت حارث نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم (ص) کے جسم کا ایک ٹکڑا کاپ کر میری آغوش میں رکھا گیا ہے اس خواب سے وہ بہت گھبرائیں اور دوڑی ہوئی رسول کریم (ص) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوئیں کہ حضور آج ایک بہت براخواب دیکھا ہے، حضرت نے خواب سن کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ خواب تونہایت ہی عمدہ ہے اے ام الفضل کی تعبیریہ ہے کہ میری بیٹی فاطمہ کے بطن سے عنقریب ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری آغوش میں پرورش آئے گا۔

آپ کے ارشاد فرمانے کو تھوڑی ہی عرصہ گزارا کہ خصوصی مدت حمل صرف چھ ماہ گزر کرنے نظر رسول امام حسین بتاریخ ۳ شعبان ۲ء بجری بمقام مدینہ منورہ بطن مدرسے آغوش مادرمیں آگئے۔ (شواید النبوت ص ۱۳، انوار حسینہ جلد ۳ ص ۲۹۸ بحوالہ صافی ص ۵۹، جامع عباسی ص ۲۹۸، بحار الانوار و مصاح طوسی ابن نما ص ۲ وغیرہ)۔

ام الفضل کا بیان ہے کہ میں حسب الحکم ان کی خدمت کرتی رہی، ایک دن میں بچہ کو لے کر آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے آغوش محبت میں لے کر پیار کیا اور آپ رونے لگے میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ ابھی جبرئیل میرے پاس آئے تھے وہ بتلا گئے ہیں کہ یہ بچہ امت کے ہاتھوں نہایت ظلم و ستم کے ساتھ شہید ہوگا، اور اے ام الفضل وہ مجھے اس کی قتل گاہ کی سرخ مٹی بھی دے گئے ہیں (مشکواہ جلد ۸ ص ۱۲۰ طبع لاہور)۔

اور مسند امام رضا ص ۳۸ میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا دیکھویہ واقعہ فاطمہ سے کوئی نہ بتلائے ورنہ وہ سخت پریشان ہوں گی، ملا جامی لکھتے ہیں کہ ام سلمہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول خدامیرے گھر اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے سر مبارک کے بال بکھرے ہوئے تھے، اور چہرہ پر گرد پیڑی ہوئی تھی، میں نے اس پریشانی کو دیکھ کر پوچھا کیا بات ہے فرمایا مجھے ابھی جبرئیل عراق کے مقام کربلامیں لے گئے تھے وہاں میں نے جائے قتل حسین دیکھی ہے اور یہ مٹی لایا ہوئے ام سلمہ اسے اپنے پاس محفوظ رکھو جب یہ خون ہو جائے تو سمجھنا کہ میرا حسین شہید ہو گیا۔ الخ (شواید النبوت ص ۱۷۲)۔